جواب بذریعہ ای میل ارسال

14862
111

باسمہ تعالیٰ

بخدمت جناب مفتی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل مسئلہ کا شرعی حکم بتا کر ممنون فرمائیں۔

لنڈے کے کپڑے میں غیر ملکی کرنسی ملنے کی صورت میں اس کا کیا حکم ہے، کیا خریدار اس کا مالک ہوگا یا اس کا مالک فروخت کرنے والا ہوگا یا یہ لقطہ کے حکم میں ہوگا؟

دار الافتاء
فتوی نمبر ۶۲/۱۲۱۵
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

جزاکم اللہ خیرا

بندہ امتیاز عالم عفی عنہ

0333-3988356

گلشن اقبال کراچی

imtiaz.jduk@gmail.com

جواب منسلک ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

لنڈے کے مال میں جو کرنسی وغیرہ ملتی ہے یہ لقطہ کے حکم میں داخل ہے، جس کا حکم یہ ہے کہ اگر خود مالدار ہوں تو استعمال نہیں کر سکتے بلکہ کسی غریب مستحقِ زکوٰۃ کو اصل مالک کی طرف سے صدقہ کر دیں اور اگر خود غریب ہوں تو اپنے لیے بھی استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔

فی الدر: فإن أشهد عليه بأنه أخذه ليرده على ربه ويكفيه أن يقول من سمعتموه ينشد لقطة فدلوه علي وعرف أي نادى عليها حيث وجدها وفي المجامع إلى أن علم أن صاحبها لا يطلبها أو أنها تفسد إن بقيت كالأطعمة........ فينتفع الرافع بها لو فقيرا وإلا تصدق بها على فقير ولو على أصله وفرعه......واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد طاہر غفرلہ

محمد طاہر غفرلہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۵ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

۵/۳/۱۴۳۳ھ

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

دارالافتاء

فتویٰ نمبر ۶۲/۱۴۱۵

نائب مفتی